سرکاری رپورٹ

آٹھواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس

منعقدہ سہ شنبہ مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۹۸ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
(۱)	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ	۱
(۲)	وقفہ سوالات (i) علیحدہ فہرست میں درج سوالات اور ان کے جوابات	۴
(۳)	اعلانات (i) اسمبلی کے موجودہ اجلاس کیلئے صدر نشینوں کے پینل کا تقرر	۲۰
	(ii) رخصت کی درخواستیں	۲۱
(۴)	چیئرمین مجلس برائے استحقاق کی جانب سے نظرثانی شدہ رپورٹ ایوان میں پیش کی گئی۔ جو مسز فضیلہ عالیانی کی تحریک استحقاق کے بارے میں تھی۔	۲۴

جلد ہشتم

شمارہ اوّل

بلوچستان صوبائی اسمبلی

۱۔ مسٹر اسپیکر ———— محمد سرور خان کاکڑ
۲۔ مسٹر ڈپٹی اسپیکر ———— آغا عبد الظاہر

افسران صوبائی اسمبلی

۱۔ سیکرٹری ———— مسٹر اختر حسین خان
۲۔ ڈپٹی سیکرٹری ———— محمد حسن شاہ

صوبائی کابینہ کے ارکان

۱۔	الحاج جام میر غلام قادر خان	وزیر اعلیٰ بلوچستان
۲۔	نواب تیمور شاہ جوگیزئی	وزیر صحت
۳۔	ارباب محمد نواز کاسی	وزیر زراعت
۴۔	میاں سیف اللہ خان پراچہ	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات
۵۔	سردار بہادر خان بنگلزئی	وزیر خوراک و ماہی گیری
۶۔	ڈاکٹر محمد حیدر بلوچ	وزیر مواصلات و تعمیرات
۷۔	سردار احمد شاہ کھیتران	وزیر بلدیات
۸۔	سردار محمد یعقوب خان ناصر	وزیر آبپاشی و برقیات
۹۔	میر محمد نصیر مینگل	وزیر صنعت و حرفت و معدنیات لیبر اور افرادی قوت
۱۰۔	میر ہمایوں خان مری	وزیر خزانہ قانون و پارلیمانی امور
۱۱۔	میر عبد النبی جمالی	وزیر اطلاعات عال کھیل اور ثقافت
۱۲۔	مس پری گل آغا	وزیر تعلیم

پارلیمانی سیکریٹریز

۱۔ سردار نور احمد مری
۲۔ مسٹر عبدالغفور بلوچ
۳۔ مسٹر اقبال احمد کھوسہ
۴۔ مسٹر عبدالمجید بزنجو
۵۔ سردار نثار علی
۶۔ مسٹر بشیر مسیح
۷۔ میر عبدالکریم نوشیروانی

مشیران

۱۔ مسٹر ناصر علی بلوچ
۲۔ مسٹر ذوالفقار علی مگسی
۳۔ شیخ ظریف خان مندوخیل
۴۔ ملک گل زمان کاسی

مشیر خصوصی

۱۔ مسٹر آبادان فریدون آبادان

اراکین صوبائی اسمبلی

۱۔ ملک محمد یوسف اچکزئی

۲۔ سردار خیر محمد خان ترین
۳۔ مسٹر لفیر احمد باچا
۴۔ مسٹر عصمت اللہ موسیٰ خیل
۵۔ حاجی محمد شاہ مردان زئی
۶۔ حاجی عید محمد نور تیزئی
۷۔ مسٹر سلیم اکبر بگٹی
۸۔ میر نبی بخش خان کھوسہ
۹۔ میر فتح علی عمرانی
۱۰۔ سردار میر چاکر خان ڈومکی
۱۱۔ سردار دینار خان کرد
۱۲۔ پرنس یحییٰ جان بلوچ
۱۳۔ میر احمد خان تہری
۱۴۔ مسٹر محمد صالح بھوتانی
۱۵۔ سید داد کریم
۱۶۔ میر محمد علی رند
۱۷۔ سردار نواب خان ترین
۱۸۔ مسٹر ارجن داس بگٹی
۱۹ مسز فضیلہ عالیانی

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کا آٹھواں اجلاس

اسمبلی کا اجلاس بروز سہ شنبہ مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۸۷ء بوقت گیارہ بجے صبح زیر صدارت محمد سرور خان کاکڑ اسپیکر صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا

تلاوت قرآن پاک

ترجمہ از قاری سید افتخار احمد کاظمی صاحب

سورۃ الانبیاء آیت آخری (پ۱۷ ع آخر)

وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِہَادِہٖ ط ھُوَ اجْتَبٰکُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ ط
مِلَّةَ اَبِیْکُمْ اِبْرٰھِیْمَ ط ھُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ ۵ مِنْ قَبْلُ وَفِیْ ھٰذَا لِیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ
شَھِیْدًا عَلَیْکُمْ وَتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ ط فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ
وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰہِ ط ھُوَ مَوْلٰکُمْ ج فَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ۵ ۔

ترجمہ: اللہ کے کام میں خوب کوشش کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے وہ حق ادا کرو اس خدا نے تمہیں تمام عالم پر برگزیدہ کیا ہے اور دین کے معاملہ میں کوئی دشواری نہیں رکھی ہے یہ ملت تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ہے اس خدا نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اس قرآن کے نازل کرنے سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی یہ اسلئے کہ رسول تم پر گواہ ہوں اور تم تمام لوگوں پر گواہ ہو۔ پس اسکے شکریہ میں تم نماز قائم کرو۔ اور زکواۃ دو۔ اور اللہ کے دین کو مضبوطی سے تھامے رہو وہ تمہارا مددگار ہے سو کیسا اچھا مددگار ہے اور کیسا اچھا کام بنانے والا ہے۔

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

وقفۂ سوالات

مسٹر اسپیکر

اب وقفۂ سوالات ہے میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب اپنا سوال دریافت کریں۔

٭٢٧٢۔ میر عبدالکریم نوشیروانی۔

کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ بلوچستان کے کن کن شہروں میں سڑکیں اور نکاسی آب کی نالیاں بنائی گئی ہیں، نیز کن شہروں میں سٹریٹ لائٹس نصب کی گئی ہیں، وضاحت فرمائیں۔

وزیر بلدیات سردار احمد شاہ کھیتران۔

یہ سوال مبہم ہے کیونکہ کسی جگہ یا وقت کا تعین نہیں کیا گیا ہے تاہم مختلف شہری کونسلیں اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے سڑکیں/نالیاں بناتی رہتی ہیں اور سٹریٹ لائٹس بھی لگاتے ہیں لہٰذا درست جواب دینے کے لئے وقت اور جگہ کا تعین ضروری ہے تاہم بلوچستان کے تمام شہروں میں سڑکیں اور نکاسی آب کی نالیاں بنائی گئی ہیں اور تمام شہروں میں سٹریٹ لائٹس نصب کئے گئے ہیں۔ یہ ایک مسلسل کام ہے جو کہ شہروں کے پھیلاؤ کے ساتھ بڑھایا جاتا ہے۔

میر عبدالکریم نوشیرانی۔

جناب اسپیکر! وزیر موصوف نے بتایا ہے۔ کہ اسٹریٹ لائٹس بہت سے شہروں میں نصب کر دی گئی ہیں میں ان سے بہت سے شہروں کے متعلق نہیں بلکہ صرف خاران کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں کہ دو سال پہلے جنریٹر دیئے گئے تھے اور انہوں نے کہا کہ ہم نے نصب کر دیئے ہیں ہم نے کئی مرتبہ کہا کہ خاران ڈسٹرکٹ کے ایک گاؤں میں بھی سٹریٹ لائیٹس

نہیں لگائی گئیں ہے وہ لوکل گورنمنٹ کے منسٹر ہیں لہٰذا میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ یہاں آئیں اور معائنہ کریں اسٹریٹ لائٹس کو دیکھیں اس کی تاریوں کو دیکھیں وہاں کے مسائل کا جائزہ لیں کیا واقعی یہ چیزیں صحیح ہیں، تو ہم ان کے بہت مشکور ہوں گے

وزیر بلدیات :۔

جناب اسپیکر صاحب ! یہ وہاں کے چیئرمین کا کام ہے ۔

جناب والا ! انہوں نے ابھی خاران کی نشاندہی کی ہے پہلے ممبر موصوف نے پورے بلوچستان کے بارے میں پوچھا تھا لہٰذا آپ کے توسط سے میں انکو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ کام ممبر صاحب کا ہے ۔

مسٹر اسپیکر :۔

میں وزیر موصوف سے یہ کہونگا کہ جب اسپیکر کوئی سوال منظور کرتا ہے تو وزیر کا فرض ہوتا کہ وہ اس کا جواب اسمبلی میں پیش کرے ۔ پھر اس کے بعد نہ تو وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ چیئرمین کی ذمہ داری ہے یا ہمارے پاس وقت نہیں ہے ۔ آئندہ سوال کے جواب دیتے وقت اس بات کا خیال رکھیں ۔ (تالیاں)

وزیر بلدیات :۔ انشاءاللہ ایسی ہی ہوگا ۔

مسٹر اسپیکر :۔ اگلا سوال بھی میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا ہے ۔

٣٨٥*۔ میر عبدالکریم نوشیروانی ۔

کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے ۔

کے کوئٹہ شہر کی صفائی کے لئے رواں سال کے دوران کتنی رقم مخصوص کی گئی ہے اور اب تک کس قدر رقم خرچ کی گئی ہے تفصیل دی جائے۔

وزیر بلدیات

کوئٹہ میونسپل کارپوریشن نے شہر کی صحت و صفائی کے لئے اپنے میزانیہ برائے سال ۸۷-۱۹۸۶ء میں مبلغ -/۱۹۰۲۳۲۰۰ روپے کی رقم مختص کی ہے جبکہ اس کے مقابلے میں جنوری ۱۹۸۷ء تک مبلغ -۵۲/۷،۰۷،۵۸۵۰ روپے کے اخراجات ہو چکے ہیں جس کے لئے تفصیلی گوشوارہ لف ھٰذا ہے۔

کوئٹہ میونسپل کارپوریشن کے شعبہ جات صحت و صفائی سے متعلق معلومات

الف:۔ مامور صحت و نگران عملہ	میزانیہ برائے سال ۸۷-۱۹۸۶ء	جنوری ۱۹۸۷ء تک کے اخراجات
۱۔ مامور صحت ۔ ۱ ۲۔ چیف سینٹری انسپکٹرز ۲ ۳۔ سینٹری انسپکٹرز ۔ ۱۵ ۴۔ اسسٹنٹ ۔ ۱ ۵۔ سینئر کلرک ۔ ۱ ۶۔ ڈسپنسر ۔ ۲ ۷۔ ڈرائیور ۱ ۸۔ نائب قاصد ۳	۴،۳۹،۵۰۰/- روپے تنخواہیں اور الاؤنسز	۲،۵۸،۲۶۵-۸۹ روپے

۹۔ سائیر اخراجات۔	۶۳۲۰۰/- روپے	۲۱،۱۹۴-۷۹ روپے
۱۰۔ وین کی خرید۔	۸۰،۰۰۰/- روپے	-
ٹوٹل	۵،۸۲،۷۰۰/۰۰ روپے	۲،۷۹،۶۶۰-۶۸ روپے

ب۔ عملہ صفائی۔

۱۔ آفیسر صفائی۔	۱	تنخواہیں اور الاونسز	۷۷،۱۵،۱۰۰/- روپے	۴۳،۶۹،۰۰۴.۲۱ روپے
۲۔ سینٹری سپروائزر۔	۱۶			
۳۔ خاکروب۔	۵۹۵			
۴۔ بہشتی۔	۲			
۵۔ بیلدار۔	۷۶			
۶۔ سائیر اخراجات۔			۴،۳۳،۹۰۰/- روپے	۵۲،۸۵۱.۲۳ روپے
۷۔ بیت الخلاؤں رکچرہ دالنوں کی تعمیر۔ ٹرینچنگ گراؤنڈ۔ مین نے گھڈوں کی کھدائی			۶،۲۲،۰۰۰/۰۰ روپے	۳۱،۸۳۰-۲۱ روپے
بیت الخلاؤں اور کچرہ دالنوں کی مرمت			۱۱،۰۷،۰۰۰--۰۰ روپے	۳۸۵.۴۰ روپے
		ٹوٹل	۸۸،۸۸،۰۰۰ روپے	۴۴،۵۵،۰۷۱-۱۵ روپے

ج۔ انسداد ملیریا مکھی

۲۶ قلیوں کی تنخواہیں اور جراثیم کش ادویات کی خرید	۵،۰۳،۰۰۰ -- ۰۰ روپے	۷۸،۲۷۸ -- ۰۰ روپے
ٹوٹل	۵،۰۳،۰۰۰ روپے	۷۸،۲۶۸ -- ۰۰ روپے

ح:۔ نالیاں

۱، ۲، خاکروں کی تنخواہیں ۔	۸،۸۶،۲۰۰-۰۰ روپے	۶،۴۵،۸۱۷-۵۴ روپے
۲، سائیر اخراجات	۱،۳۰،۸۰۰-۰۰ روپے	۲۳ ۱۸۹-۵۳ روپے
۳، نئی نالیوں کی تعمیر	۴،۵۰،۰۰۰-۰۰ روپے	۱،۸۸،۵۱۵-۵۸ روپے
۴، نالیوں کی مرمت	۴،۹۵،۰۰۰-۰۰ روپے	۵۵،۸۴۶-۵۵ روپے
	ٹوٹل/ ۱۹،۶۲،۰۰۰-۰۰ روپے	۹،۱۳،۳۶۹-۲۰ روپے

خ:۔ ویکسینیشن

۱، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	ویکسینیشن	۱،۷۱،۷۰۰-۰۰ روپے تنخواہ الاؤنسز	۱،۰۷،۵۵۵-۸۰ روپے
۲، ویکسینیٹر ۔	۹		
۳، نائب قاصد	۱	۳۴،۰۰۰-۰۰ روپے	۴،۶۰۷-۶۰ روپے
۴، سائیر اخراجات		ٹوٹل/ ۲،۰۵،۷۰۰-۰۰ روپے	۱،۱۲،۱۶۳-۴۰ روپے

د:۔ نمونہ جات

پانی خوراک کے نمونہ جات	۱۰،۰۰۰-۰۰ روپے	۲۰۰-۰۰ روپے
	ٹوٹل ۱۰،۰۰۰-۰۰ روپے	۲۰۰-۰۰ روپے

ذ:۔ میونسپل ڈی اسٹور

	۱	۷،۹۱،۲۰۰-۰۰ روپے	۴،۸۰،۰۴۲-۶۰ روپے
۱، فورمین	۱	تنخواہ و الاؤنسز	
۲، اسسٹنٹ فورمین	۱		
۳، اسسٹنٹ			
۴، سنیئر کلرک	۱		

۵۔ میکینک ۔	۲		
۶۔ الیکٹریشن ۔	۱		
۷۔ لوہار ۔	۱		
۸۔ ڈرائیور	۲۱		
۹۔ ہیلپر ۔	۹		
۱۰۔ سپروائزر ۔	۱		
۱۱۔ چوکیدار ۔	۱		
۱۲۔ سائر اخراجات		۱۲،۲۳،۳۰۰-۰۰ روپے	۵،۵۱،۸۱۷-۴۴ روپے
۱۳۔ گراجوں کی توسیع		۴،۹۰،۰۰۰-۰۰ روپے	۱،۶۴۲۷۵۵۱-۹۷ ؍؍
۱۴۔ گیراجوں کی مرمت ۔		۳۲،۰۰۰-۰۰ روپے	۱۷،۶۹۴۹-۳۸ روپے
ٹوٹل		۲۵،۲۶،۵۰۰-۰۰ روپے	۱۲،۱۲،۰۵۸-۰۹ روپے

۱۳۔ کُتّا مار مہم

۱۔ کتے مار ۔	۳	۶۸،۴۰۰-۰۰ روپے	۱۸،۸۱۲-۰۰ روپے
۲۔ خاکروب ۔	۳		
۳۔ سائر اخراجات		۲۲،۹۰۰-۰۰ روپے	۶،۲۴۸-۰۰ روپے
ٹوٹل		۹۱،۳۰۰-۰۰ روپے	۲۵،۰۶۰-۰۰ روپے

میزان برائے سال ۸۷-۱۹۸۶ء ۱،۹۰،۳۳،۲۰۰-۰۰ روپے

اخراجات جنوری ۱۹۸۷ء تک ۷۰،۷۵،۸۵۰-۵۲ روپے

میر عبدالکریم نوشیروانی :-

جناب اسپیکر! کوئٹہ شہر کے بارے میں ہمارے بہت سارے ممبران کو علم ہے کہ کسی زمانے میں اسے چھوٹا لندن کہا جاتا تھا لیکن آج کے اس دور میں اس کا نام چھوٹا لیاری رکھا گیا ہے کوئٹہ اور نیو کوئٹہ شہر کی صفائی کے بارے میں کیا بتاؤں کہ اس کا کیا حال ہے ؟ آپ نیو کوئٹہ کا حال دیکھیں اس کی سڑکوں کا حال دیکھیں اس کے علاوہ میں ان سے یہ گذارش کرونگا کہ وہ خود کوئٹہ شہر کا دورہ کریں اور اسٹریٹ لائٹوں اور نالیوں کا معائنہ کریں کہ ان کا کیا حال ہے اس مقصد کے لئے حکومت کروڑوں روپے خرچ کرتی ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اسے چھوٹا لندن ہی رکھتے نہ کہ لیاری اور چاکی واڑہ چونکہ شہر کی آبادی بڑھ گئی ہے اس کا سدباب کریں ۔

مسٹر اسپیکر :-

وزیر موصوف اس کا جواب دیں ۔

وزیر بلدیات :-

جناب اسپیکر! جیسا کہ ہمارے ممبر موصوف کہہ رہے ہیں کہ یہ پہلے چھوٹا لندن تھا۔ اب کراچی ہوگیا ہے ۔ آبادی بے تحاشہ آبادی بڑھی ہے ۔ اس کے لئے صفائی کا جتنا عملہ رکھ سکتے ہیں ہم نے رکھا ہے ہمارے پاس اس کے لئے فنڈز محدود ہوتے ہیں اس میں جتنی آبادی ہے اسے ہم صاف ستھرہ رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ جناب والا ، اس کے علاوہ وہ نیا سوال کریں ہم اس کا جواب دیں گے ۔

٭نمبر ۳ ، حاجی محمد شاہ مردان زئی ۔

کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لوکل گورنمنٹ ایم ۔ پی ۔ اے سکیمات سے ۵ فیصد کنٹجنسی cantigency کاٹ رہی ہے جبکہ اضافی سٹاف کہیں پر بھی تعینات نہیں کیا گیا ہے ؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا اس کٹوتی سے ایم۔ پی۔ اے سکیمات پر برا اثر نہیں پڑتا۔ نیز کیا لوکل گورنمنٹ کنٹیجنسی کی مد میں اپنا فنڈ مخصوص کرنے پر غور کرے۔ اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے۔

وزیر بلدیات

یہ درست ہے کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ ۵ فیصد محکمانہ چارجز دستور العمل (manual of instructions)
کے قاعدہ نمبر ۱۷ کے تحت کاٹ رہا ہے ان چارجز کا اضافی عملہ کے تعیناتی سے کوئی تعلق نہیں ہے
یہاں پر یہ بھی واضح کر دینا ضروری ہے کہ حکومت کے دوسرے محکمہ جات مثلاً Hydrogeology WAPDA
محکمہ مواصلات و تعمیرات وغیرہ بھی ہر اس اسکیم پر جو کہ دوسرا محکمہ یا ایجنسی Deposit work
کے تحت کرائے اس پر پندرہ سے بیس فیصد محکمانہ چارجز وصول کرتے ہیں

(ب) ہر منصوبے کے تخمینہ جات اسکیم میں ہونے والے مختلف آئیٹم پر مبنی ہوتے ہیں اور علیحدہ درج ہوتے ہیں اسکیم ان آئیٹم کے مطابق مکمل کی جاتی ہے محکمہ جاتی چارجز ان آئیٹمز سے علیحدہ ہوتے ہیں لہذا اسکیم پر اس کا اثر نہیں پڑتا۔ جہاں تک لوکل گورنمنٹ کی اپنی کنٹیجنسی contingencies کا تعلق ہے وہ ہمیشہ مخصوص کی جاتی ہے لیکن قواعد کے مطابق ان سے خرچ صرف لوکل گورنمنٹ کے اپنے کاموں پر ہو سکتا ہے۔

حاجی محمد شاہ مردان زئی :-

جناب والا! لوکل گورنمنٹ کے جو رولز بنے تھے اس وقت انکے فنڈز ہزاروں روپے میں ملتے تھے اس وقت کروڑوں میں جا رہے ہیں اگر تین کروڑ روپے ایک اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے ہوں تو اس میں سے ؟ پندرہ لاکھ روپے کنٹیجنسی فنڈ نہ کاٹ لئے جاتے ہیں اس کے علاوہ بھی لوکل گورنمنٹ کے فنڈز ہوتے ہیں ویسے بھی ان کا خرچ نہیں ہے اگر انہوں نے خرچ کیا ہے تو وہ بتا دیں اور لوچستان سے دو تہائی فنڈز ان کے پاس جا رہے ہیں

وزیر بلدیات

اگر معزز ممبر اس کے لیئے نیا سوال کریں تو میں انکا جواب دے دو گا

حاجی محمد شاہ مردان زئی :۔

جناب والا ! یہ ضمنی سوال اس سوال سے متعلق ہے ۔

وزیر اعلیٰ

جناب والا میں پارلیمانی بورڈ کی میٹنگ میں اس کی وضاحت کروں گا جہاں تک پانچ فیصد کا سوال ہے تو اس کے لیئے بلدیات کے رولز اور قواعد میں ان کے رولز کے مطابق پانچ فیصد کاٹا جاتا ہے اگر ممبران اسمبلی یہ محسوس کریں کہ یہ ہونا چاہیئے یا نہیں تو میں پارلیمانی بورڈ کا اجلاس کرونگا اور اس میں جو فیصلہ بھی ہوا انشاءاللہ اس پہ عمل ہو گا ۔

مسٹر عبدالغفور بلوچ ۔

جناب والا ! سردار احمد شاہ کھیتران صاحب نے جواب دیا ہے اس میں انہوں نے کہا کہ اس پر پندرہ سے بیس فیصد محکمانہ چارجز وصول کرتے ہیں اگر جام صاحب اس سلسلہ میں وضاحت کریں تو مناسب ہوگا ۔

وزیر اعلیٰ :- یہ آپ کی اپنی یعنی مسلم لیگ کی حکومت ہے یہ مسئلہ پارلیمانی بورڈ میں پیش ہو گا اگر آپ اپنی آمدنی کو بڑھانا چاہیں گے یا گھٹانا چاہیں گے یہ آپ کی جواب دید پر منحصر ہے

مسٹر اسپیکر :۔

جام صاحب یہ ٹھیک بات ہے ۔

پرنس یحییٰ جان :- (ضمنی سوال) جناب والا !

اس کمیٹی میں صرف مسلم لیگ کے ممبروں کو نہ رکھا جائے اس میں آزاد ممبروں کو بھی شامل کیا جائے کیونکہ ہر چیز مسلم لیگ نہیں ہے اس لئے آپ کی خدمت میں عرض کرونگا کہ حق و انصاف کے مطابق سب ممبروں کو اس کمیٹی میں شامل کیا جائے ۔

مسٹر اسپیکر :-

جب کمیٹی بنائیں گے تو سب چیزوں کا خیال رکھیں گے ۔

پرنس یحییٰ جان :-

جہاں حق و انصاف کے مطابق کمیٹی بنائیں ۔

ایسا نہیں کہ ہر چیز مسلم لیگ کے نام سے ہو ۔

وزیر اعلیٰ :-

جناب اسپیکر ! ہم ہر بھائی کی رائے کا خیر مقدم کریں گے چاہیے وہ جس نکتہ نظر سے بھی تعلق رکھتے ہوں گے اور اگر محترم ممبر صاحب شرکت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو انہیں بھی شرکت کے لئے دعوت دیں گے

مسٹر اسپیکر :- میں جام سے کہونگا کہ وہ ہاؤس کے ممبران کی کمیٹی بنائیں کیونکہ یہ ہاؤس کے ممبران کا حق ہے اس ایوان میں آزاد اور مخالف ممبر بھی ہیں صرف پارٹی کے ممبران کی بات نہیں ہے ۔

وزیر اعلیٰ :-

پارلیمنٹری دستور یہ ہوتا ہے کہ کسی حکومتی جماعت کی پارلیمنٹری کمیٹی پہلے یہ فیصلہ کرتی ہے اور پارلیمنٹری بورڈ جب کسی فیصلے پر پہنچتا ہے تو پھر ہاؤس کے سامنے کمیٹی کی تشکیل ہوتی ہے یا جو

بھی رائے ہو وہ ہاؤس میں پیش کی جاتی ہے ہم ہاؤس کے ممبران کی بھی رائے معلوم کریں گے اور کمیٹی تشکیل دیں گے ۔

مسٹر اسپیکر :-

اگلا سوال دریافت کریں ۔

*۔ ۳۹۱ ملک محمد یوسف اچکزئی :-

کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پشتون آباد ۔ پشتون درہ ۔ کلی ترخہ ۔ سرکی کلاں ۔ اور مری آباد کوئٹہ شہر کے قریب ترین گنجان آباد مضافاتی علاقے ہیں اور میونسپل ایریا میں شامل ہیں ؟ ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا علاقوں میں بنیادی سہولیات نہ ہونے کے برابر ہیں ۔ یعنی سڑکوں اور نالیوں کی حالت نہایت ہی خراب ہے ، صفائی / اور پینے کے پانی کا کوئی معقول انتظام نہیں ہے ؟ ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان علاقوں کی سڑکوں اور نالیوں کی مرمت / تعمیر نیز صفائی / اور پینے کے پانی کا معقول انتظام کرنے پر غور کرے گی ؟

وزیر بلدیات

(الف) جزو (الف) درست ہے ۔

(ب) جب یہ علاقہ میونسپل حدود میں شامل ہوئے ہیں گو کہ یہ میونسپل وسائل پر ایک بڑا بوجھ ثابت ہوئے ہیں اور ٹیکس وغیرہ بھی وصول نہیں ہوئے ہر سالی ان علاقوں میں ترجیحی بنیادوں پر بنیادی سہولیات فراہم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے پچھلے چند دنوں میں ان علاقوں میں تقریباً ۵۷ ، فیصد عوام کو بنیادی سہولیات

فراہم کی گئی ہیں اس کے علاوہ ایک خصوصی ترقیاتی پروگرام اس سلسلہ میں شروع کیا جا رہا ہے جس کے تحت مندرجہ ذیل اخراجات ہوں گے۔

پشتون آباد ر	۱۰۹۶	؍ملین
مری آباد ر	۰۵۸	〃
سرکی ۔	۰۸۱	〃
ترخہ	۲۰۰	(دو ملین)

ملک محمد یوسف اچکزئی۔

جناب اسپیکر! میں نے اپنے سوال میں عرض کیا تھا، پشتون آباد، پشتون درہ، کلی ترخہ سرکی کلاں اور مری آباد کے علاقے کوئٹہ میونسپلٹی میں شامل ہوئے ہیں میں نے ان کے متعلق عرض کیا تھا۔ جب وہاں جلسہ ہوا تھا جام صاحب نے بھی فرمایا تھا لیکن اب تک نہ ان علاقوں میں نالیوں کا بندوبست ہے اور نہ عوام کو پینے کا پانی مل رہا ہے آپ دیکھیں وہاں گندگی کے ڈھیر پڑے ہیں بلکہ مرے ہوئے کتے پڑے ہوئے ہیں اگر ہاؤس کمیٹی مقرر کرے تو وہاں جا کر دیکھ سکتی ہے اسی طرح کاسی روڈ کی مسجد کے سامنے کافی مدت سے ایک کھڈا ہے اور ان علاقوں میں صفائی بھی نہیں ہوتی ہے کسی علاقے کو میونسپل ایریا میں شامل کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ان علاقوں کو میونسپل حقوق دیئے جانے چاہیں اب جبکہ یہ علاقے میونسپل ایریا میں شامل ہو گئے ہیں تو ان کو بھی تمام میونسپل حقوق دیئے جانے چاہئیں۔ وہاں پہ پانی اور صفائی کا بندوبست نہیں ہے سیوریج سسٹم نہیں ہے یہ حقوق ان علاقوں کو نہیں مل رہے ہے جہاں تک انہوں نے فرمایا ہے کہ ان علاقوں میں ۷۵ فی صد کام کیا ہے یہ اچھی بات ہے مگر اب بھی ہمیں یہ پتہ نہیں ہے کہ انہوں نے ۷۵ فی صد کام کہاں کیا ہے؟ میری گزارش ہے کہ ان علاقوں پر پوری توجہ دی جائے

وزیر بلدیات :-

جیسے ہمارے معزز ممبر صاحب نے کہا ہے ہم نے ان کو اعداد و شمار مہیا کر دیئے ہیں اور اعداد و شمار کے مطابق بتا دیا ہے۔ انشاءاللہ سہولیات پہنچانے کی کوشش کریں گے اس سے پہلے بھی کئی اسکیموں پر عمل ہوا ہے کیونکہ آبادی یہاں بے انتہا بڑھی ہے لیکن ہم انشاءاللہ کوشش کر رہے ہیں باقی علاقوں کے مطابق ان کو سہولیات دیں رہیں آپ کو یقین دلاتا ہوں ہم ان علاقوں میں بھی سہولیات مہیا کریں گے ۔

سردار نثار علی :-

جناب اسپیکر ! میں بھی اس سلسلے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ وزیر بلدیات صاحب نے اپنے جواب میں فرمایا ہے یہ بات درست ہے لیکن جہاں تک صفائی کا تعلق ہے صفائی کے لئے فنڈز کی ضرورت نہیں ہوتی ہے صفائی اپنے علاقے کی ہر شخص خود رکھ سکتا ہے مگر نہایت دکھ ہوتا ہے کہ شہر میں صفائی کا بہت برا حال ہے جس طرح آپ نے بھی محسوس کیا کہ یہاں صفائی کا ناقص انتظام ہے لہذا میں وزیر صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اس طرف توجہ فرمائیں اور شہر کی صفائی پر خصوصی توجہ دیں ۔

وزیر بلدیات :-

یہ سوال شہر کی صفائی کے متعلق نہیں تھا تاہم جن امور کے متعلق تھا اس کا میں نے جواب دے دیا ہے اور اگر معزز ممبر صاحب کوئی اور چیز پوچھنا چاہتے ہیں تو وہ نیا سوال کریں ہم اس کا جواب دے دیں گے۔

مسٹر اسپیکر

ضمنی سوال ہمیشہ متعلقہ سوال کے مطابق ہونا چاہیئے ۔

وزیر بلدیات

اس سلسلے میں پورا غور ہوگا۔ آپ سب تسلی رکھیں۔ انشاء اللہ ہم صفائی کے مسئلے پر پوری توجہ دیں گے۔

* ۲۹۲۔ حاجی ملک محمد یوسف اچکزئی:

کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے، صوبہ بلوچستان کے تمام شہروں کے اکثر روڈ اور گلیاں غیر مسلم افراد کے ناموں سے منسوب ہیں جبکہ پاکستان کو آزاد ہوئے چالیس سال گزر چکے ہیں؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان سڑکوں کو مقامی نامور اشخاص کے ناموں سے منسوب کرنے کی تجویز پر غور کرے گی جبکہ اس سلسلہ میں دیگر شہروں اور بالخصوص کوئٹہ میونسپل کارپوریشن کے مطالبہ پر علاقے کے لوگوں نے جو تجاویز دی تھیں ان پر اب تک کوئی عمل نہیں ہوا ہے۔ نیز کیا حکومت ان تجاویز پر عملدرآمد کرانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

وزیر بلدیات

(الف) یہ درست نہیں کہ تمام شہروں کے اکثر روڈ اور گلیاں غیر مسلم افراد کے ناموں سے منسوب ہیں تاہم بعض روڈ اور گلیاں غیر مسلموں کے نام سے ضرور منسوب ہیں۔

(ب) میونسپل سٹریٹ رولز کے تحت میونسپل اداروں کو اختیار حاصل ہے کہ وہ روڈوں اور گلیوں کے نام رکھیں یا ان میں رد و بدل انہی قواعد کے تحت کریں۔ جہاں تک سوال کے آخری حصہ کا تعلق ہے، چونکہ یہ سوال مبہم ہے اور کسی خاص تجویز کی نشاندہی نہیں کی گئی اس لئے اس حصہ کا جواب نہیں دیا جا سکتا۔

مسٹر بشیر مسیح :-

جناب والا! جن غیر مسلموں کا ذکر کیا گیا ہے آپ کوئٹہ کے رہنے والے ہیں آپکو پتہ ہے جن غیر مسلموں نے بلوچستان کی بے حد خدمت کی ہے مثلاً پٹیل ہیں مارکر ہیں کیقباد ہیں ان لوگوں نے بلوچستان کی بے حد خدمت کی ہے تو میں درخواست کرونگا کہ وہ نام اس طرح رہنے دیئے جائیں تاکہ جنہوں نے خدمت کی ہے ان کے نام روشن رہیں اور کوئی تبدیلی کرنا چاہتے ہیں تو بے شک کریں شکریہ

ملک محمد یوسف اچکزئی :-

(ضمنی سوال) جناب اسپیکر میں نے عرض کیا تھا کہ اب بھی کوئٹہ شہر میں اکثر گلیاں اور سڑکیں غیر مسلموں کے نام سے منسوب اگرچہ ہمارے وزیر صاحب نے کہا ہے کہ اکثر نہیں بعض ہیں ہم سب کو علم ہیں اور اس شہر کے رہنے والے ہیں ابتک کئی سڑکوں اور گلیوں کے نام غیر مسلموں کے نام پر چل رہے ہیں اس کا مقصد یہ ہے کہ ہمیں آزاد ہوئے چالیس سال ہو گئے ہیں لیکن ہم ابتک اپنی گلیوں اور روڈز کے نام تبدیل نہیں کر سکے ہیں ان میں کئی ایسے لوگوں کے نام بھی ہیں جو آزادی کے وقت ہمارے ساتھ شریک نہیں تھے اور بعض لوگ اب بھی یہاں نہیں رہتے ہیں ہم ان کے نام تبدیل کر دیں میں یہ نہیں کہتا کہ یہ میرے نام پر ہوں یا آپ کے نام پر ہوں ہم یہ صرف کہتے ہیں کہ اس کو صحیح طریقے سے تبدیل کرنا چاہیئے کوئٹہ شہر اور دیگر تمام شہروں میں غیر مسلموں کے نام سے گلیوں اور روڈوں کے نام چل رہے ہیں، میری تجویز ہے کہ ان کو صحیح طریقے سے بدل دیں شاید اس چیز کا وزیر بلدیات صاحب کو بھی علم نہیں ہے کہ ۴ر جون ۱۹۸۱ء کے روزنامہ مشرق میں ایک نوٹس کوئٹہ میونسپلٹی نے جاری کیا تھا۔ اس کی کٹنگ میرے پاس پڑی ہیں ۴ر جون ۸۱ء کو تمام شہر کی گلیوں کوچوں کے نام تبدیل کرنے کے لیے طلب کئے گئے لوگوں نے اپنی تجاویز میونسپلٹی کو دیں اور پھر نمبروار ان کے نوٹس جاری کئے گئے۔ لوگوں نے اعتراضات بھی دیئے مگر ان اعتراضات کی چھان بین ہونے تک اس پر کوئی عمل نہیں ہوا ہے یہ اخبار ہے اور میری پاس کی کٹنگ ہے ۔

جناب والا! میں صرف یہ کہتا ہوں کہ ہمیں ایک باعمل کام کرنا چاہیئے تاکہ جو بات کریں ہم اس پر عمل کریں کیونکہ یہ جمہوری حکومت ہے اور اسلامی ملک ہے تاکہ لوگوں نے جو اعتراضات کئے ہیں ان پر عمل ہو یہ چار جون ۸۱ء کا اخبار ہے یہ نوٹس ہے۔ وزیر صاحب نے ہمیں جواب میں کچھ نہیں بتایا ہے صرف یہ لکھا ہے کہ یہ سوال مبہم ہے حالانکہ سوال مبہم نہیں ہے بلکہ میں نے ذکر کیا ہے کوئٹہ میونسپلٹی ایریا کا اور میں نے خاص طور پر کوئٹہ شہر کا ذکر کیا ہے اور کوئٹہ میونسپل کارپوریشن ہمیں یہ نہیں کرنا چاہیئے کہ ہم کسی سوال سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے مبہم قرار دیں اور یہ کہیں کہ دوسرے سیشن میں نیا سوال کریں۔ میں نے تو سوال میں بالکل واضح ذکر کیا ہے دیگر شہروں بالخصوص کوئٹہ شہر میونسپل کارپوریشن کی تجاویز جو لوگوں نے میونسپلٹی کو دیں ان پر کیا عمل ہوا ہے اور لوگوں کی تجاویز پر اب تک عمل نہیں ہوا ہے۔

مسٹر اسپیکر:

سردار صاحب آپ ہر چیز کو مبہم قرار دے دیتے ہیں یہ اچھی بات نہیں ہے۔

وزیر بلدیات:

جناب والا! میں گذارش کرتا ہوں کہ انہوں نے اکثر روڈز کا ذکر کیا ہے آپکو معلوم ہے کہ کوئٹہ میں ہزاروں گلیاں ہیں کچھ لوگوں کے نام پر پرانی سڑکیں ہیں۔

مسٹر اسپیکر: انہوں نے کہا ہے کہ انیس سو اکاسی میں آپنے اس سلسلے میں تجاویز اور اعتراضات مانگے تھے۔ آپ اسکے متعلق جواب دیں۔

وزیر بلدیات:

جناب اسپیکر! میں اسکا جواب دے رہا ہوں کہ میونسپل کارپوریشن رولز کے تحت ان کو اختیار ہے کہ وہ نام تبدیل کرے اگر وہ نہ کریں تو کوئی مداخلت نہیں کر سکتا اسلئے کہ انکے اپنے قواعد ہیں

مسٹر اسپیکر :-

میونسپل کارپوریشن آزاد ادارہ ہے گورنمنٹ اس میں کچھ نہیں کر سکتی انکو اختیارات حاصل ہیں ۔

ملک محمد یوسف اچکزئی :-

جناب والا! اگر اختیارات انکو ہوتے تو انہیں نوٹس جاری رکھنے کا کیا اختیار تھا یہ عوام کا کام ہے کارپوریشن عوامی ادارہ ہے تو آپ نے نوٹس کیوں جاری تھا اور تجاویز کیوں طلب کی تھی اسوقت کے سیکرٹری بلدیات شاہد صاحب نے نوٹس جاری کیا تھا، باقاعدہ تجاویز اور اعتراضات طلب کیے تھے ۔

وزیر بلدیات :-

جناب والا! وہ مارشل لاء کا دور تھا آج عوامی دور ہے ہم نے یہ تجاویز نہیں مانگی تھیں جہاں تک عوامی دور کا تعلق ہے یہ میونسپل لاء ہے ان اداروں کو اختیارات حاصل ہیں کہ وہ جس طرح چاہیں استعمال کریں ہم کوئی مداخلت نہیں کر سکتے ہیں ۔

وزیر اعلیٰ :-

جناب اعلیٰ! میں وضاحت کرنا چاہوں گا ۔ میں نے متعلق سوال اور اس کا پورا جواب پڑھا ہے مجھے افسوس ہے کہ صحیح جواب دینے کے باوجود یہ چیز ہوگئی ہے میرے خیال میں اس معاملے کو اتنا نہیں بڑھانا چاہئے تھا منسٹر صاحب نے واضح جواب پڑھا ہے میونسپل کارپوریشن کے اختیارات موجود ہیں

یہ ایک آزاد ادارہ ہے وہ چاہیں تو اپنے کسی بھی اجلاس میں یہ فیصلہ کر سکتے ہیں اس ضمن میں لمبی تقریر کی ضرورت نہیں تھی اور نہ الجھن میں پڑنے کی ضرورت ہے سوال اور جواب دیکھ کر مجھے افسوس ہوتا ہے کہ اس پر اتنی بحث ہوگئی ۔

مسٹر اسپیکر :-

انکا مقصد یہ ہے کہ جب اس وقت بھی میونسپل ادارہ موجود تھا تو سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کو کیا اختیارات تھے کہ انہوں نے تجاویز اور اعتراض طلب کئے تھے ۔

وزیر اعلیٰ :-

جناب اسپیکر ! میں معزز رکن کا پورا سوال اور اس کا جواب پڑھ دیتا ہوں جناب والا ! وہ اپنے سوال میں دریافت فرماتے ہیں کہ " کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بلوچستان کے تمام شہروں کے اکثر روڈ اور گلیاں غیر مسلم افراد کے ناموں سے منسوب ہیں جبکہ پاکستان کو آزاد ہوئے چالیس سال گزر چکے ہیں تو کیا حکومت ان سڑکوں کو مقامی نامور اشخاص کے ناموں سے منسوب کرنے کی تجویز پر غور کرےگی جبکہ اس سلسلہ میں دیگر شہروں اور بالخصوص کوئٹہ میونسپل کارپوریشن کے مطالبہ پر علاقے کے لوگوں نے جو تجاویز دی تھی ان پر اب تک کوئی عمل نہیں ہوا ہے نیز کیا حکومت ان تجاویز پر عمل درآمد کرانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟ اسکے جواب میں لکھا گیا ہے کہ یہ درست نہیں کہ تمام شہروں کے اکثر روڈ اور گلیاں غیر مسلم افراد کے ناموں سے منسوب ہیں تاہم بعض روڈ اور گلیاں غیر مسلموں کے نام سے ضرور منسوب ہیں اور میونسپل سٹریٹ رولز کے تحت میونسپل اداروں کو اختیار حاصل ہے کہ وہ روڈوں اور گلیوں کے نام رکھیں، یا ان میں رد و بدل انہی قواعد کے تحت کریں ۔ جہاں تک سوال کے آخری حصہ کا تعلق ہے چونکہ سوال مبہم ہے اور کسی خاص تجویز کی نشاندہی کی گئی اسلئے اس حصہ کا جواب نہیں دیا جا سکتا ۔

جناب اسپیکر ——— یہاں پر کوئی ایسی بات نہیں یہ کہا گیا ہے گورنمنٹ نے نہیں بلکہ میونسپل کارپوریشن نے نوٹس دیا ہے ۔ البتہ حکومت اس معاملہ میں انکی رائے طلب کر سکتی ہے کہ میونسپل کارپوریشن کے ممبران کی اس بارے میں کیا رائے ہے آیا وہ اس سے اتفاق کرتے ہیں یا نہیں

مسٹر اسپیکر :-

دراصل معزز ایم پی اے صاحب خود بھی ایک غیر مسلم کے نام سے منسوب سٹریٹ میں رہائش پذیر ہیں اسلئے انہوں نے یہ سوال کیا ہے۔

وزیر اعلیٰ :-

جناب والا ! یہ ایک بڑی اچھی چیز ہے ایک گلی جو کسی دوسرے مذہب کے ماننے والے کے نام سے منسوب ہے اقلیت کو تحفظ دینا ہماری حکومت کا ایمان اور نظریہ ہے اسکے تحت ہماری اقلیتیں اعلانیہ طور پر کہہ سکتی ہے کہ وہ پاکستان میں ذہنی اور اخلاقی طور پر آزاد ہیں جناب والا ! یہ اچھی چیز ہے اور اسے اپنانا اچھا بات ہے اگر کسی شخص کے نام پر جو غیر مذہب کا ہو۔ اگر اس نے اس ملک کی اس خطہ کی خدمت کی ہے تو ہمیں شرمندہ نہیں ہونا چاہیئے بلکہ ہمیں اس پر فخر کرنا چاہیئے اس میں کوئی حرج نہیں مجھے تقریر تو نہیں کرنا چاہیئے اسکی ضرورت نہیں صرف ایک مثال دینا چاہتا ہوں کہ یہاں جب ہمیں ہسپتال کے لئے زمین کی ضرورت ہوئی ہے تو کلمہ پڑھنے والے مسلمان حضرات میں کوئی بھی ایسا مرد میدان نہیں تھا جو ہسپتال کے لئے زمین دیتا بلکہ وہ شخص ایک پارسی تھا جس نے اس نیک مقصد کے لئے اپنی زمین وقف کردی اور مفت دیدی۔ جناب والا تو کیا اس پارسی کا نام نہیں آنا چاہیئے میں سمجھتا ہوں کہ ضرور اس کا نام آنا چاہیئے۔ (تالیاں)

اعلانات

مسٹر اسپیکر :- اب سیکرٹری اسمبلی اعلانات فرمائیں گے۔

مسٹر اختر حسین خان :-

سیکرٹری اسمبلی :-

بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار کے قاعدہ نمبر ۱۳ کے تحت اسپیکر صاحب نے حسب ذیل اراکین کو اسمبلی کے اس اجلاس کیلئے علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے

۱۔ جناب نصیر احمد خان باچا ۔
۲۔ سردار نثار علی ۔
۳۔ حاجی عبد محمد نور تیزئی ۔
۴۔ سردار نواب خان ترین

سیکرٹری اسمبلی :-

اب رخصت کی چند درخواستیں ہیں ۔

سید داد کریم صاحب نے درخواست ارسال کی ہے کہ میں ذاتی کام کی وجہ سے دوبئی اور مسقط جا رہا ہوں لہٰذا موجودہ اجلاس کے لئے رخصت منظور کی جائے ۔

مسٹر اسپیکر :-

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی :-

نواب تیمور شاہ جوگیزئی صاحب وزیر صحت اپنی درخواست میں فرماتے ہیں کہ کسی ضروری کام کے سلسلے میں باہر جا رہے ہیں لہٰذا تین دن کے لئے انہیں رخصت دی جائے ۔

مسٹر اسپیکر :-

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر :-

سردار چاکر خان ڈومکی نے تحریک استحقاق کا نوٹس دیا تھا چونکہ وہ ابھی تک تشریف نہیں لائے اس لیئے ان کی تحریک اگلے اجلاس کے لیئے رکھی جاتی ہے ۔

مسٹر اسپیکر :-

چیئرمین مجلس برائے قواعد و انضباط کار و استحقاقات مسز فضیلہ عالیانی کی جانب سے پیش کردہ تحریک استحقاق کی بابت مجلس کی نظر ثانی شدہ شدہ رپورٹ ایوان میں پیش کریں ۔

سردار دینار خان کرد :-

جناب اسپیکر ! آپ کی اجازت سے میں مجلس برائے قواعد و انضباط کار و استحقاقات مسز فضیلہ عالیانی کی جانب سے پیش کردہ تحریک استحقاق کی بابت مجلس کی نظر ثانی شدہ رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

وزیر اعلیٰ :-

جناب والا ! ہم پارلیمانی بورڈ کے اجلاس میں اسے ڈسکس کریں گے ۔ اس کو مزید کارروائی کے لیے آئندہ کیلئے رکھیں ۔

مسٹر اسپیکر:۔

رپورٹ ایوان میں پیش ہوئی۔ مزید کارروائی کے لئے اس رپورٹ کو آئندہ کس دن کے لئے رکھا جاتا ہے

مسٹر اسپیکر:۔

چونکہ اسمبلی کے سامنے کام نہیں ہے اس لئے اجلاس کل صبح گیارہ بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے

(قبل دوپہر گیارہ بجکر پینتالیس منٹ پر اجلاس اگلی صبح گیارہ بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا۔

(گورنمنٹ پرنٹنگ پریس بلوچستان کوئٹہ ۹۷-۱۰-۱۷ تعداد: ۱۴۵)